بنگلہ دیش میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی سازش

پاکستان کے حالات کا ذکر اور بنگلہ دیش کے حکمرانوں کو نصائح

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ /نومبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾ (الحجرات:۱۵)

پھر فرمایا:۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان میں جو خونی ڈرامہ کھیلا گیا اور بہت ہی گھناؤنی سازش کے نتیجہ میں بالآخر پاکستان کی بدنصیب اسمبلی نے ایک ایسا فیصلہ کیا جو جمہوریت کی تاریخ کا بدترین فیصلہ ہے اور جس نے پاکستان سے ہمیشہ کے لئے پاکستانی سیاست کی جڑیں اکھیڑ دیں اور سیاست کو ہمیشہ کیلئے مُلاّں کا غلام بنا دیا ویسی ہی سازشیں ان دنوں بنگلہ دیش میں پل رہی ہیں اور وہی کردار ہیں اُس ڈرامے کے، وہی اُس ڈرامے کی فکریں اور سوچیں کرنے والے لوگ ہیں اور اُسی قسم کے ہتھیار دوبارہ استعمال کئے جارہے ہیں، بالکل صاف وہی ہاتھ دکھائی دیتے ہیں۔ وہی طرزِ فکر ہے، وہی سازشیں اور ویسی ہی ظالمانہ کارروائیاں آج کل بنگلہ دیش میں جاری ہیں۔

ان کا آغاز دراصل چند سال پہلے ہوا تھا یعنی جب جنرل ارشاد برسرِ اقتدار تھے۔ ان دنوں

میں ہمیں مصدقہ اطلاعات اس بات کی بھی ملیں کہ کویت میں رابطہ عالم اسلامی کا اڈہ ہے اور وہاں مختلف اسلامی ممالک سے ان کے مذہبی وزراء کو دعوت دے کر بعض معاملات پر جو مخفی رکھے گئے غور کرنے کے لئے بلایا گیا اُنہی معاملات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ بنگلہ دیش میں بھی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی کوششیں کی جائیں۔ اُس کی اطلاعیں جب ہمیں ملیں تو میں نے جماعت بنگلہ دیش کو متنبہ کیا کہ ابھی سے تیاری کریں یہ گہری سازش ہے اور یہاں ختم ہونے والی نہیں کیونکہ اس کے پیچھے سعودی عرب کے تیل کی دولت کارفرما ہے اور دولت انسانوں کی عقلوں پر پردے ڈال دیتی ہے، دولت کی حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ بنگلہ دیش ایک غریب ملک ہے اور خطرہ ہے کہ وہاں کے صدر اس حرص میں آکر ویسی ہی کارروائیاں شروع نہ کر دیں جیسے پاکستان میں کی گئی تھیں۔ کچھ معاملہ آگے بڑھا کہ وہ صدر اپنے منصب سے ہٹا دیئے گئے اور دوسری حکومت برسرِ اقتدار آئی۔ موجودہ حکومت میں بھی وہی کارروائیاں از سرِ نو شروع کی گئی ہیں لیکن اس دفعہ مرکز سے کویت نہیں بلکہ قرائن بتاتے ہیں کہ ایوانِ صدر پاکستان میں یہ سازشیں منتقل ہوئی ہیں اور وہاں کے وزیرِ مذہبی اموراس میں پوری طرح ملوث ہیں۔ چنانچہ وزیرِ اعظم بنگلہ دیش نے جو گزشتہ پاکستان کا دورہ کیا اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کچھ فیصلے ایسے ہوئے ہیں جن کے نتیجے میں باقاعدہ اسی طرز پر، اُسی نہج پر ایک مہم چلائی گئی جس کا آغاز چند روز پہلے جماعت احمدیہ کے مرکز جو 4۔ بخشی بازار ڈھاکہ میں ہے یعنی ہیڈ کوارٹرز جس کو ہم کہتے ہیں وہاں علماء کے ایک گروہ نے اپنے چیلوں چانٹوں کے ساتھ اچانک حملہ کیا اور جتنے احمدی وہاں اس وقت موجود تھے ان کو بُری طرح زدوکوب کیا اور بعضوں کی حالت کافی دیر تک خطرے میں معلق رہی اور جان کنی کی حالت میں رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بڑے حوصلے میں رہے اور خدا نے فضل فرمایا کہ کوئی جان ضائع نہیں گئی۔ ایسی جانیں ضائع تو نہیں جایا کرتیں، جان دینے والے ہمیشہ کی زندگی پا جاتے ہیں مگر اردو محاورے کے مطابق میں کہہ رہا ہوں کہ کوئی جان ضائع نہیں گئی اور خدا کے فضل سے ان سب کو نیکیاں کمانے کے لئے ایک اور زندگی کا دور عطا کر دیا گیا ہے۔ اس وحشیانہ حملے میں تمام عمارت کو، عمارتوں کا ایک مجموعہ ہے ان کو آگ لگا دی گئی، فرنیچر وغیرہ قیمتی چیزیں ساری اکٹھی ڈھیریاں کر کے ان کو آگیں لگائی گئیں اور قرآن کریم کی بے حد بے حرمتی کی گئی۔ ایسی تصاویر وہاں کی اخباروں میں شائع ہوئی ہیں کہ ہر قسم کے تراجم قرآن کریم کے یا بغیر ترجموں کے قرآن وہ باہر خاک

میں پھینکے ہوئے یا آدھے جلے ہوئے یا پورے جلے ہوئے اور ان کے عنوانات کے ساتھ پتا چلتا ہے یا جو تحریریں اس کی پڑھی جاتی ہیں کہ یہ قرآن کریم ہیں۔ یہ وحشیانہ حرکت جیسی پاکستان میں کی گئی تھی ویسی ہی بنگلہ دیش میں کی گئی لیکن ایک فرق کے ساتھ پاکستان میں جو ڈرامہ کھیلا گیا اس کا آغاز ربوہ کے سٹیشن پر ہونے والے واقعہ سے ہوا۔ یہ ایک گہری سازش کے مطابق اس رنگ میں ترتیب دیا گیا کہ ان کو امید تھی کہ ایسی بیہودہ حرکتوں کے نتیجہ میں ربوہ کے نوجوان مشتعل ہوں گے اور وہ ضرور جوابی کارروائی کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے نتیجے میں مُلّاں کو اور حکومت کو ایک بہانہ ہاتھ آ گیا فوری طور پر تمام پاکستان کے ذرائع مواصلات نے ٹیلی ویژن، اخبارات کے ذریعہ جھوٹی خبریں سارے ملک میں مشتہر کی گئیں جو انتہائی اشتعال انگیز تھیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ اہلِ ربوہ نے معصوم نوجوان مسلمانوں کی آنکھیں نکال دی ہیں ان کے جگر چبا گئے وغیرہ وغیرہ۔ عجیب وغریب قسم کی بیہودہ اشتعال انگیز باتیں سارے ملک میں مشہور ہوئیں بلکہ مجھے یاد ہے کہ ہزارہ میں تو ایک مولوی بالٹی میں بکروں کی آنکھیں لئے پھرتا تھا اور بتا رہا تھا ساتھ ساتھ کہ یہ وہ آنکھیں ہیں جو مسلمان معصوموں کی آنکھیں ہیں جو اہلِ ربوہ نے نکالی ہیں۔ بالٹی بھری ہوئی آنکھوں کی وہاں پہنچ گئی تھی۔ اس قسم کی جاہلانہ حرکتوں میں حکومت پوری طرح ملوث تھی اور تمام ذرائع ابلاغ اس جھوٹ کی تشہیر کر رہے تھے اور عوام الناس کو یقین دلایا جا رہا تھا کہ ربوہ میں بہت ہی بڑا ظالمانہ حملہ مسلمان طلباء پر کیا گیا ہے اور بڑی شدید قسم کی ظالمانہ کارروائی کے نتیجہ میں بہت سی جانیں خطرے میں ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس کا لازمی اثر جو پڑنا تھا وہ یہ تھا کہ سارے ملک میں فسادات کی آگ پھیل گئی اور کثرت کے ساتھ یعنی ہزاروں کی تعداد میں احمدی دکانیں جلائی گئیں، مکانات جلائے گئے، بہت سے احمدی شہید ہوئے، بہت ہی ظالمانہ طریق پر اس انتقامی کارروائی کو آگے بڑھایا گیا جس کو حکومت کی سرپرستی حاصل تھی اور ایسی تصاویر ہمارے پاس موجود ہیں کہ حملہ ہو رہا ہے، شہید کیا جا رہا ہے احمدیوں کو ان کے گھروں کو آگ لگائی جا رہی ہے اور پولیس ساتھ کھڑی ہے، مجسٹریٹ ساتھ کھڑے ہیں اور ان کی نگرانی میں کارروائی ہو رہی ہے۔ تو غالباً ان کا یہ خیال تھا کہ اس حملے کے نتیجہ میں جگہ جگہ اشتعال پیدا ہو گا اور احمدی جوابی کارروائی کریں گے لیکن اس واقعہ سے پہلے ہی ان کو میں بار بار نصیحت کر چکا تھا کہ آپ نے صبر سے کام لینا ہے اور ان کے ہاتھوں میں نہیں کھیلنا۔ چنانچہ ڈھاکہ میں جو واقعہ ہوا اس میں کوئی جوابی

کارروائی مقامی احمدیوں نے نہیں کی اور خالصۃً یکطرفہ ظلم کا نشانہ بنایا گیا مگر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ انہوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ یہ سازش اس طرح بے نقاب ہوتی ہے ویسی تھی جیسے پہلے تھی کہ یکطرفہ ظالمانہ کارروائی کے باوجود جبکہ مقابل پر کوئی اشتعال انگیز کارروائی کسی قسم کی بھی نہیں ہوئی اچانک سارے ملک میں جہاں جہاں احمدی جماعتیں ہیں ان کے اوپر علماء چڑھ دوڑے اور برسرِ عام حکومت کو دھمکی دی کہ ہم ان کا قتلِ عام کریں گے ورنہ تم ہمارا مطالبہ تسلیم کرو اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو۔

بنگلہ دیش اور پاکستان میں ایک فرق ہے کہ وہاں کی سیاست نسبتاً زیادہ باہوش ہے اور وہاں کے دانشور بھی نسبتاً زیادہ عقل رکھتے ہیں چنانچہ سوائے ایک آدھ مُلّاں کے اخبار کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے بھی اس کی بڑی سخت مذمت کی اور یہ جوان کا خیال تھا کہ ایک ہوا چل پڑے گی یہ نہیں چل سکی اور حکومت اگر اس میں ملوث ہے جیسا کہ بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ ملوث ہے تو حکومت کو بھی ایسا موقع ہاتھ نہیں آیا کہ وہ اشتعال انگیزی کی تحریک میں شامل ہو جائے لیکن ایک حرکت حکومت نے یہ کی کہ اس واقعہ کے معاً بعد پاکستان کے بدترین علماء جو شر پسندی میں شہرت رکھتے ہیں اور غلیظ گندی زبان بولنے میں ان کا شاید دنیا میں ثانی نہ ہو ان کو وہاں بلوایا گیا اور مکہ معظّمہ سے بھی علماء کو بلایا گیا آخر اچانک تو یہ اکٹھے نہیں ہوئے یعنی ایک طرف ظلم کی کارروائی ہو رہی ہو دوسری طرف اس کی تائید میں مزید علماء کو باہر سے دعوت دینا یہ ثابت کرتا ہے کہ حکومت اس میں لازماً ملوث ہے ورنہ دنیا کی کوئی شریف حکومت اپنے شہریوں کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے باہر سے شر پسندوں کو دعوت نہیں دیا کرتی۔ چنانچہ انہوں نے کھلم کھلا پھر اشتعال انگیزی کی اور عام تحریک کی اور جیسا کہ اس ڈرامے میں بالآخر تان اس بات پر ٹوٹا کرتی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو ورنہ یہاں خون کی نہریں بہہ جائیں گی۔ جہاں تک خون کی نہروں کا تعلق ہے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش خدا کے فضل سے بڑی بہادر جماعت ہے، کمزور ہے لیکن دل کی کمزور نہیں اور ایمان بہت قوی ہیں چنانچہ مجھے بنگلہ دیش کے امیر صاحب کی طرف سے یہ یقین دہانی بار بار ملی ہے کہ آپ فکر مند ہیں، فکر کریں دعائیں بے شک کریں اور خطرات بھی بہت ہیں لیکن ہر ایک احمدی ایک چٹان کی طرح ثابت قدم ہے اور ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ وہ مضروب جن کو شدید تکلیف پہنچائی گئی اور بہت بری طرح زدوکوب کیا گیا ان میں سے ایک

بھی نہیں ہے جس نے اُف کی ہو یا شکایت کی ہو کہ میرے ساتھ یہ ہو گیا۔ اس لئے انہوں نے یقین دلایا ہے کہ آپ مطمئن رہیں ساری دنیا کی جماعتوں کو بے شک یہ اطلاع ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش میں پیٹھ دکھانے والا کوئی احمدی نہیں ہے اگر کوئی واقعہ مزید ہوا تو ہر احمدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قربانیوں کے لئے اکٹھا ایک جان کی طرح اپنے آپ کو پیش کرے گا۔ یہ وہ حالات ہیں مختصر جو بالارادہ شرارت کے طور پر سازش کے نتیجہ میں وہاں پیدا کئے گئے اور پیدا کئے جا رہے ہیں اور آج کی اطلاع یہ ہے کہ علماء کی طرف سے جیسا کہ پہلے بھی ہوا کرتا تھا ایک جلوس پہلے 4۔ بخشی بازار ڈھاکہ میں جہاں جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے اس کی طرف پہنچا۔ وہاں یہ عمارت تو کوئی باقی بچی نہیں تھی جس کو مزید جلایا جاتا لیکن ارد گرد کے بہت سے مخلصین وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اس عہد کے ساتھ کہ اگر اب کچھ ہوا تو ہم ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے اس لئے اندر تو وہ نہیں گئے لیکن شدید گند بکتے ہوئے گالیاں دیتے ہوئے غیر مسلم قرار دیئے جانے کے مطالبوں کا اعلان کرتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور اسمبلی کی طرف گئے اور اسمبلی میں باقاعدہ یہ مطالبہ پیش کیا گیا اور سپیکر نے اس کو قبول کیا بلکہ ایک اطلاع کے مطابق یہ پہلے ہی پیش کیا جا چکا تھا اور ڈپٹی سپیکر نے سپیکر کی نمائندگی میں اس کو قبول کر لیا تھا۔ اب یہ عوامی کارروائی کے طور پر غالباً دوبارہ پیش کیا گیا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے الٰہی جماعت ہے اور آج تک جتنے بھی ابتلاء جماعت پر آئے ہیں یہ قطعی حقیقت ہے تکلیفیں پہنچی ہیں جذباتی، عزتوں کی، اموال کی، انفس کی ہر طرح کی قربانیاں جماعت نے پیش کی ہیں لیکن جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ چند سوکھے ہوئے پتے جھڑے ہیں لیکن ان سے زیادہ شاداب اور سرسبز اور نشو ونما پانے والے پتے ایسے ظاہر ہوئے جو بارور بھی بنے، آگے انہوں نے پھر پھل پیدا کئے۔ جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ وہ جماعت نہیں ہے کہ جسے چکی میں پیسا جائے تو چھوٹی ہو کر نکلے۔ یہ وہ جماعت ہے جو تمام الٰہی جماعتوں کی طرح چکی سے پس کر نہیں نکلتی بلکہ بڑی ہو کر اور مزید طاقتور ہو کر باہر آتی ہے اس لئے اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہاں آئندہ کیا ہو گا۔ چنانچہ اس سلسلے میں کچھ مشورے وہاں کی حکومت اور وہاں کی عوام اور سیاستدانوں کو دینا چاہتا ہوں لیکن جو بھی ہو گا میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو دنیا کی کوئی طاقت ذلیل اور رسوا اور چھوٹا نہیں کر سکتی۔ پہلے سے بہت بڑی ہو کر نکلے

گی۔ ہر ابتلاء نے جماعت کو طاقت بخشی ہے کمزور نہیں کیا۔

پس یہ ابتلاء کوئی نئی نوعیت کا ابتلاء نہیں سو سال سے ہمارے آزمودہ ابتلاؤں میں سے ایک ابتلاء ہے۔ اس کے نتیجے کے متعلق جماعت احمدیہ کو ادنیٰ سا بھی شک نہیں ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کینیڈا میں جو مسجد کے افتتاح کی تقریب تھی اس سے متعلق دنیا سے جو اطلاعات مل رہی ہیں ان سے تو پتا چلتا ہے کہ بہت سے غیر احمدیوں نے جو وہ نظارے دیکھے ہیں تو حیران ہو گئے ہیں کہ جماعت کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ پاکستان کے ایک احمدی صحافی نے مجھے خط لکھا جو کل ہی ملا ہے وہ لکھتے ہیں کہ وہاں کے نامور صحافی ہیں جو مذہبی امور میں لکھنے کی شہرت رکھتے ہیں اور ان کا معروف نام ہے سارے پاکستان میں وہ مجھے ملنے آئے اور سر پھینکا ہوا اور ایسی عجیب کیفیت تھی جیسے تکلیف کی حالت میں ہوں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ رات میں نے ایک احمدی کے گھر کینیڈا میں منعقد ہونے والی مسجد کی کارروائی دیکھی اور ساری رات میں اس بات پر پچھتا تا رہا کہ ہم کیا کر بیٹھے ہیں اور کیا ہماری عقلوں پر گزری، ہم نے کیا کر دیا کہ جماعت احمدیہ کو جس کے نتیجے میں جماعت کو خود اتنی بڑی ترقیات نصیب ہو گئیں ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہیں تھیں۔ یہ الفاظ بعینہ وہ نہیں ہیں لیکن جو مضمون مجھے لکھا گیا اس کا ماحصل یہ ہے جو میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ تو یہ جو خیال ہے یہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اخبار اہلحدیث کی ایک تحریر بھی میں نے پڑھ کے سنائی تھی اور اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ بالآخر وہ وقت آن پہنچا ہے کہ یہ شدید ترین مخالفین بھی محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہماری کوششیں حقیقت میں ناکام رہی ہیں، نامراد رہی ہیں، برعکس نتیجے پیدا کرنے والی ہیں اور جماعت احمدیہ کو کمزور کرنے کی بجائے ہم اپنی کارروائیوں کے نتیجے میں ان کے لئے مزید طاقت کا سامان پیدا کر چکے ہیں۔ دراصل ملّاں نے کیا طاقت بخشنی ہے کسی کو۔ ہوتا یہ ہے کہ مُلّاں کی ہر ذلیل کارروائی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ طاقت بخشا ہے اور یہ بات ان کو دکھائی نہیں دے رہی۔ اگر یہ بات عوام الناس کو سمجھ آ جائے یا دانشوروں کو سمجھ آ جائے تو آئندہ ان کے جو لائحہ عمل ہیں وہ اس کی روشنی میں بالکل بدل جائیں گے لیکن مشکل ان کے لئے یہ ہے کہ اگر ہمیں چھوڑ دیں تب ہم ترقی کرتے ہیں، ہمارے پیچھے پڑیں تب ہم ترقی کرتے ہیں یعنی جائیں تو کہاں جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر حضرت مسیح کا ہی یہ مشہور مقولہ صادق آتا ہے کہ میں کونے کا پتھر ہوں جو مجھ پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے

گا، میں جس پر گروں گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت تو وہ کونے کے پتھر کی جماعت ہے جو چُن کر ایسا پتھر وہاں نصب کیا جاتا ہے جو سب سے زیادہ شدید ہو یعنی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (الفتح:۳۰) کے معنوں میں، یہ لفظ اس لئے میں استعمال کر رہا ہوں۔ سب سے زیادہ طاقتور ہو اور اس پر کوئی چیز گرتی ہے تو اپنا سر توڑتی ہے اور وہ جس پر گرتا ہے اس کا سر توڑتا ہے۔ تو ہمیں چھوڑیں تو تب مارے جائیں نہ چھوڑیں تو تب مارے جائیں یہ کریں کیا؟ ایک ہی راہ ہے کہ ایمان لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے نشانات ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں ایک سال دو سال نہیں سو سال متواتر اتنی تائیدات کے نشان دکھائے ہیں کہ ایک اندھے کو بھی محسوس ہو جانا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طاقتیں ان کے ساتھ ہیں ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ ورنہ ہر بار ہر مخالفانہ کارروائی کا اُلٹ نتیجہ نکلنا کیا معنی رکھتا ہے۔

بہر حال یہ تو اب جن لوگوں کو خدا تعالیٰ گمراہ قرار دے دے ان کی بداعمالیوں کے نتیجے میں ان کا کوئی علاج نہیں ہوا کرتا۔ نہ وہ دیکھ سکتے ہیں، نہ وہ سن سکتے ہیں، نہ وہ سچائی کے اظہار کی طاقت رکھتے ہیں لیکن ان میں بھاری اکثریت ایسی ہے جن پر اس صورتِ حال کا اطلاق نہیں ہوتا۔ بھاری اکثریت ایسی ہے جو لاعلمی میں یہ حرکتیں کر رہی ہے۔ یہ صرف چند ہیں گنتی کے راہنما ان کو کہہ لیں یا بدنصیب لیڈر کہہ لیں جو بھی ان کو نام دیں راہنمائی کی صلاحیتوں سے محروم ہیں اور غلط صلاحیتوں کے استعمال کے نتیجے میں ہر دفعہ قوم کو ہلاکت کی طرف لے کے جاتے ہیں۔ یہ وہ بدنصیب واقعات ہیں جنہوں نے پاکستان کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔ جب سے پاکستان قائم ہوا ہے مسلسل مولوی کے مظالم اور غلط راہنمائی کے نتیجہ میں قوم کا حال بد سے بدتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

میں بنگلہ دیش کے رہنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر ان میں یہ طاقت نہیں کہ مذہب کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور قدیم تاریخ تک نگاہ دوڑائیں تو مذہب کی تاریخِ حاضرہ پر نظر ڈالیں جماعت احمدیہ کے سو سال کس بات کی شہادت دے رہے ہیں؟ کیا حقیقتیں ان کے سامنے کھول رہے ہیں؟ تو یہ کوئی دور کی بات نہیں۔ یہ تو آج کی زندہ تاریخ ہے جو ان امور کو کھول کھول کر ان کے سامنے رکھ رہی ہے تو اس سے نصیحت پکڑیں۔ ان کو حقیقت میں پاکستان کے حالات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ وہاں کیا ہوا؟ موجودہ وزیر اعظم اگر اس میں ملوّث ہیں

جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں کہ شواہد بتاتے ہیں کہ ملوّث ہیں تو ان کو اتنا سوچنا چاہئے کہ اس سے پہلے جنہوں نے یہ کارنامے سرانجام دیئے تھے ان سے خدا کی تقدیر نے کیا سلوک کیا؟ اور یہ ملاّں لوگ جوان کو یہ آفر کرتے رہے ہیں کہ اگر تم ہمارے ساتھ ہو جاؤ تو ہمیشہ کے لئے تمہارا نام زندہ رہے گا، تمہارے مخالف ختم ہو جائیں گے، تمہارے مدِّ مقابل سیاست دانوں کی سیاست ختم ہو جائے گی اور تمہیں دوام بخشا جائے گا اور علاوہ ازیں یہ روحانی سہرا بھی ہم تمہارے سر پہ باندھیں گے۔ کیا یہ موجودہ وزیر اعظم یہ دیکھ نہیں سکتیں کہ یہی سہرا باندھنے والے ہاتھ پھر پھانسی کا پھندہ بھی پہنایا کرتے ہیں اور ان ہاتھوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

یہ تاریخ تو پرانی نہیں ہے۔ جن لوگوں نے مولویوں کے سہروں کی لالچ میں غلط اقدام کئے ہیں ان کا انجام آپ کے سامنے ہے اور یہ وہ انجام ہے جو الٰہی سنت کے مطابق ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا (فاطر:۴۴) ہر طرف نظر دوڑا کے دیکھ لو تم خدا کی سنت میں نہ کوئی تبدیلی پاؤ گے نہ کوئی ہیر پھیر پاؤ گے یہ سنت ہے جو بار بار اسی طرح جاری ہوتی ہے۔ پس آنکھیں کھولیں ہوشیار ہوں، اگر کوئی غلطیاں کی جا چکی ہیں تو اب وقت ہے کہ ان سے توبہ کی جائے، استغفار کیا جائے اور خواہ مخواہ ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے اس انجام کو نہ پہنچیں جو ظالموں کا انجام خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھا ہے۔

جہاں تک قوم کا تعلق ہے قوم بھی پیسی جائے گی۔ غلط فیصلوں کے نتیجے میں جو اس وقت کے سربراہ کیا کرتے ہیں ساری قوم پر بد اثرات مترتب ہوتے ہیں اور ایسے مصائب کی چکی میں پھر قوم پیسی جاتی ہے اور بار بار ایسے ہولناک ابتلاؤں میں ڈالی جاتی ہے کہ پھر نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتی۔

پاکستان سے عبرت حاصل کریں۔ یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس دور میں اسلام کی ایک ایسی خدمت کی جا رہی ہے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر جس کی کوئی مثال اسلامی تاریخ میں آپ کو دکھائی نہیں دے گی۔ اتنا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا جا رہا ہے کہ اس کے نتیجے میں کارنامہ سرانجام دینے والے ہمیشہ کے لئے خدا کی خوشنودی حاصل کر لیں گے اور عرشِ معلّٰی پر ان کی حمد کے گیت گائے جائیں گے اور ہمیشہ ہمیش کی زندگی پا جائیں گے اور اسلام ترقی کرے گا اور نشو و نما پائے گا اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔ یہ وہ نقشے ہیں اس جنت کے جو انہوں نے کھینچے اور یہ نقشے عملاً کس طرح حقائق

میں ڈھل کر سامنے آئے اس کی تصویر بڑی بھیانک ہے۔ میں صرف ایک دو نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ بنگلہ دیش والے جو یہ سُن رہے ہوں یا ان کو یہ پیغام پہنچایا جائے کہ ان باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

جو کچھ ۱۹۷۴ء میں ہوا یا جو اس کے نتیجے میں منطقی نتیجے کے طور پر بعد میں ۸۴ء میں رونما ہوا اور پھر مسلسل ظلم وستم کی داستان جاری وساری ہوئی اس کے نتائج کیا نکلے۔ سابق وزیر قانون پاکستان لکھتے ہیں:

> ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا ہماری بداعمالیوں کو دیکھ کر اسلام کے بارے میں رائے قائم کرتی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر آج ہم اسلام سے علیحدگی کا اعلان کر دیں تو یورپ کا بڑا حصہ حلقہ بگوشِ اسلام ہوسکتا ہے۔''

کہ اگر خدمت اسلام کرنی ہے تو یہ رستہ ہے اس کا۔ اس اسلام میں داخل ہوں جسے آپ نے الگ کر رکھا ہے۔ اس کو دیکھ کر یورپ حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہا ہے تو اس اسلام سے توبہ کریں جو ظلم وستم کا اسلام ہے جو ہرگز محمد رسول اللہ ﷺ کا اسلام نہیں ہے اس لئے ناممکن ہے کہ اسلام حضرت محمد رسول اللہ کا ہو اور دنیا اسے دیکھ کر توبہ کرے۔ پس جب اس اسلام کو چھوڑا جائے تو مرغوب ہو جائے اور شہرت پا جائے اور دنیا بڑے شوق سے اس کی طرف ولولے کے ساتھ اس کی طرف آگے بڑھے اور اس کے دامن میں پناہ ڈھونڈنے لگے۔ تو یہ منطقی نتائج ہیں ان پر غور کریں۔ بروہی صاحب جماعت کے مداحوں میں سے نہیں بلکہ جماعت اسلامی کے زیر اثر پرورش پانے والے انسان ہیں انہوں نے کھل کر ہمیشہ جماعت اسلامی کی تائید کی ہے۔ اس کے باوجود ان تمام اسلام کو نافذ کرنے کی کوششوں کا جو نتیجہ انہوں نے ایک مشہور قانون دان کے طور پر بڑی معقول زبان استعمال کرتے ہوئے نکالا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

> ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ آج ہم اسلام سے علیحدگی کا اعلان کر دیں تو یورپ کا بڑا حصہ حلقہ بگوشِ اسلام ہوسکتا ہے۔ جب وہ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جن پر اسلامی ممالک کا لیبل لگا ہوا ہے تو ان کے قدم اسلام کی طرف بڑھنے سے رک جاتے ہیں۔ اشاعتِ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہم خود ہیں۔''

سید کوثر شیرازی صاحب کا جائزہ یہ ہے جو ۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء میں چھپنے والے ایک مقالے میں سے لیا گیا ہے۔

’’میں سالِ رواں کے ایک ایک لمحے اور ایک ایک پل کو شمار کر رہا ہوں مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میرے چاروں طرف آگ بھڑک رہی ہے۔ بارود کا دھواں پھیلا ہوا ہے، بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں، انسانی چیخ و پکار کا شور برپا ہے، گولیاں چل رہی ہیں، مار دھاڑ ہو رہی ہے، لوٹ مار کا بازار گرم ہے سائے ناچ رہے ہیں پتلے مچل رہے ہیں وحشت اور درندگی کی فضا میں شہری سہمے سہمے خوفزدہ اور حیران بیٹھے ہیں یا اللہ یہ سب کیا ہے؟ قیامت اور کیا ہو گی؟ عذابِ الٰہی نازل ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔‘‘

سوال یہ ہے کہ جو کچھ پاکستان میں ہوا اگر یہ اسلام کی خدمت تھی تو کیسا خدا ہے جس کے دین کی آپ نے خدمت کی۔ محمد مصطفی ﷺ کا خدا تو ایسا نہیں تھا، وہ تو ادنیٰ ادنیٰ خدمتوں کو حیرت انگیز احسانات سے نوازتا تھا۔ کسی نے ایک روٹی کی قربانی پیش کی ہے تو ایسے اموال میں برکتیں دی گئیں کہ نسلاً بعد نسلٍ برکتوں سے ان کی اولادوں نے کھایا اور پھر بھی وہ ختم نہیں ہوئیں، کسی نے معمولی عزت کی قربانی دی تو عزتوں میں ایسی برکت دی گئی کہ معمولی معمولی تاج وتخت کے مالک بنا دیئے گئے۔ یہ وہ خدا ہے جو اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے ان سے محبت اور پیار کے سلوک کرتا ہے۔ یہ کیسا خدا ہے تم لوگوں کا خدا؟ اگر تم سچے اور یقیناً تم جھوٹے ہو سچے نہیں کیونکہ اگر تم سچے ہوتے تو خدا کا سلوک تم سے ایسا نہ ہوتا۔ پس میں تمہارے محاورے میں کہہ رہا ہوں یہ تمہارا خدا کیسا ہے کہ جتنی خدمت کرتے ہو اتنی ہی جوتیاں مارتا ہے اور ایسا ذلیل اور رسوا کرتا ہے ناراضگی اور عذاب کے ایسے کوڑے برساتا ہے کہ ساری قوم اس سے بلبلا اٹھی ہے اور چیخ رہی ہے اور کوئی چارہ نہیں پا رہی، کوئی نجات کی راہ نہیں دیکھتی۔ یہ اسلامی مملکت ڈاکوؤں کی مملکت بن گئی، یہ اسلامی مملک بچے چرانے والوں کی مملکت بن گئی، معصوم عورتوں کی عزت لوٹنے والوں کی مملکت بن گئی، ایسی مملکت بن گئی جہاں قانون کے رکھوالے سب سے زیادہ قانون کی حدود میں رہنے والوں کے امن پر ڈاکے مارتے ہیں اور سب سے زیادہ ان کی حمایت کرتے ہیں جو قانون شکن ہیں۔ پاکستان کے حالات تو اب ایسے کھلے کھلے واضح حالات ہیں کہ کبھی دنیا میں کسی رات کی سیاہی ایسی واضح نہیں ہوئی جیسے پاکستان کے دنوں کی سیاہیاں واضح ہیں اور اندھیر نگری کا ایسا عالم ہے کہ کوئی پاکستان کا باشندہ ایسا

نہیں رہا جو اس پر شور نہ ڈال رہا ہو، پکار نہ کر رہا ہو کہ کیا ہو گیا ہے۔ کیا خدمت تم نے کی ہے خدا تعالیٰ کی اور دین کی جس کے نتیجے میں یہ سزائیں مل رہی ہیں؟ وہ واضح خدمت ہے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد سے آج تک پورے ملک کو امن نصیب نہیں ہوا۔

تو بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ کو اور وہاں کے دانشوروں کو میں سمجھاتا ہوں، ایک غریبانہ، عاجزانہ نصیحت ہے کہ ان جہالتوں کا اعادہ نہ کریں جو ظلمات بن کر آپ کو ایسا گھیر لیں گے کہ ان ظلمات سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے آپ۔ پہلے ہی غریب ملک ہے، کئی قسم کے حوادث کا شکار ہے، غربت اتنی ہے کہ کم ہی کسی ملک میں اتنی غربت ہوگی اور پہننے کے لئے کپڑے میسر نہیں بچوں کو۔ بھاری تعداد ایسی ہے جو لنگوٹوں میں یا معمولی ایک ایک چادر میں گزارے کرتی ہے۔ ایک وقت کی روٹی مل جائے تو غنیمت سمجھی جاتی ہے۔ اس کے اوپر خدا کا غضب سہیڑ بیٹھیں اور خدا کو ناراض کرنے کے لئے کوئی اقدام کر بیٹھیں، بہت بڑی جہالت ہوگی اور تاریخ کبھی آپ کو معاف نہیں کرے گی اگر آپ نے ایسی بیہودہ حرکت کی۔

ملاں آپ کو اسلام کے نام پر یہ کہتے ہیں یہ عظیم الشان خدمت ہے کیونکہ **نعوذ باللہ من ذالک** ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پہ ڈاکہ ڈال دیا ہے آپؐ کی خاتمیت پہ ڈاکہ ڈال دیا ہے۔ یہ ایسا بیہودہ محاورہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہے۔ کون ہے؟ کس ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت پہ ڈاکہ ڈال سکے آپؐ کی نبوت پہ ڈاکہ ڈال سکے۔ کوئی پیدا ہی نہیں ہوا ایسا شخص اور پیدا ہو تو خدا کی تقدیر اس کا نام ونشان اس دنیا سے مٹا دے گی۔ پس یہ محض بیہودہ محاورے ہیں ان میں کوئی حقیقت نہیں ہے سوائے جھوٹ کے، سوائے فساد کے یہ زبان اور کوئی پیغام نہیں دیتی لیکن عوام الناس بلکہ سیاستدان بھی جہالت میں مبتلا ہو کر بعض دفعہ ان جھوٹے کھوکھلے نعروں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ ڈاکہ ڈالا کیسے ڈاکہ ڈالا؟ ان سے پوچھیں اور پھر اگر تمہیں کوئی غیرت ہے تو پھر رسول کی غیرت رہ گئی ہے اور خدا کی غیرت کوئی نہیں۔ آج دنیا میں بھاری اکثریت انسانوں کی ایسی ہے جنہوں نے خدا کی خدائی پہ تمہارے محاورے کے مطابق ڈاکے ڈال رکھے ہیں۔ جو بُت پرست ہیں آج ان کی اکثریت ہے دنیا میں۔ جنہوں نے خدا کے رسولوں کو خدا کا بیٹا بنا لیا ان کی بھاری اکثریت ہے اور وہ تمہارے محاورے کے مطابق خدا کی خدائی لوٹ بیٹھے، خدا کی عزتوں پر

ہاتھ ڈال بیٹھے اوراس کے باوجود تمہارے کانوں پہ جوں تک نہیں رینگتی۔ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر تمہیں کوئی توجہ نہیں ہے۔ جہاد کرنا ہے تو پھران ممالک میں جہاد کرو جہاں مسلمانوں پر ظلم و ستم توڑے جارہے ہیں اور وہاں مولویوں کوسب سے آگے بھیجنا چاہئے کیونکہ کہتے ہیں کہ ہمیں شوقِ شہادت سب سے زیادہ ہے۔ یہ جو کنٹرول زمین تھی کشمیر کی اس سے بیچاروں کو روکا کیوں گیا؟ مولویوں کو چاہئے تھا کہ کھیپ کی کھیپ وہاں بھجوادیتے تا کہ ایک دفعہ یہ شوقِ شہادت تو پورا کرتے لیکن سب سے پیچھے رہتے ہیں۔ جہاں واقعۃً موت کا خطرہ سامنے دکھائی دے وہاں یوں لگتا ہے ان کو کوئی سانپ سونگھ گیا ہے اور جہاں کوئی کمزور، نہتے بے بس لوگوں پر ظلم کا معاملہ ہو وہاں شیروں کی طرح دندناتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

مجھے ۱۹۷۴ء کے دوران کی باتیں یاد ہیں۔ ایک گوجرانوالہ کے ایک گاؤں پر کچھ مولوی بہت بڑا جلوس لے کر حملہ آور ہوئے اور قریب تھا کہ وہ سارے بیچارے معصوم کمزور احمدی گاؤں تل پڑتے کسی نے اطلاع دی کہ وہ بھی آگے سے تیار بیٹھے ہیں۔ آگے بڑھنا ہے تو ہوش سے آگے جانا کیونکہ وہ ہیں تھوڑے لیکن مرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایک کے مرنے میں دس مار کے مریں گے۔ اس خبر پر سارا جلوس مبہوت ہو گیا اور آپس میں باتیں شروع ہوئیں کہ کون آگے بڑھے تو کسی نے مولویوں کو پکڑا کہ آپ آگے چلیں کیونکہ آپ ہی ہمیں شوقِ شہادت دلا کر یہاں تک لائے ہیں تو مولویوں کے لئے پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ کسی نے کہا ہمیں بندوق نہیں چلانی آتی، کسی نے کہا مجھ میں یہ کمزوری پیدا ہوگئی ہے اور جب انہوں نے مولویوں کا یہ رویہ دیکھا تو جلوس والوں نے کہا کہ آپ کا یہ حال ہے تو ہماری جانیں کیوں ضائع کرواتے ہیں ہم بھی واپس چلتے ہیں۔ چنانچہ گاؤں کے دروازے سے یہ سارا جلوس واپس پلٹ گیا۔ تو حکومتوں کو چاہئے کہ اگر مولویوں کی صداقت آزمانی ہے تو آزمائشوں کی بھٹی میں سب سے آگے جھونکیں۔ جہاں جہاں مظالم ہو رہے ہیں مسلمانوں پر وہاں ان کو دھکیلا جائے۔ میں نے گزشتہ کچھ عرصہ پہلے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ بوسنیا کی زمین واقعۃً شہادت کے لئے بلا رہی ہے اور میں نے اعلان کیا تھا کہ جن ممالک میں مسلمان حکومتیں ہیں وہ صاحبِ اختیار ہیں۔ وہاں جہاد ہوسکتا ہے جو غیر مسلم ممالک میں غیر مسلم حکومتوں میں رہتے ہیں ان کے لئے جہاد کی صورت نہیں ہے لیکن ترکی میں جہاد ہوسکتا ہے پاکستان

میں جہاد ہو سکتا ہے۔ ان ممالک کی حکومتیں اعلان کریں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے احمدی پیش پیش ہوں گے لیکن آپ کے لئے مشکل یہ ہے کہ آپ احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور جہاد کے لئے استعمال کرنا شاید پسند نہ فرمائیں۔ تو میرا مشورہ یہ ہے کہ مولویوں کو کیوں نہیں پکڑتے سارے مولویوں کو پکڑ کے پاکستان کے ہوں، بنگلہ دیش کے ہوں ان کی فوجیں بنائیں اور بوسنیا میں بھجوا کے ان کو جامِ شہادت نوش کرنے دیں۔ اتنا بیچارے مسلمان عوام کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جامِ شہادت نوش کرو۔ خود کیوں نہیں نوش فرماتے ، اپنی دفعہ وہ جام تلخ ہو جاتا ہے۔ یہ دھوکے باز ہیں۔

بنگلہ دیش میں بھی ان کا یہی حال ہے۔ بار بار وہاں سے اطلاعیں آتی ہیں کہ بعض علاقوں پر مظالم ہوئے ہیں مسلمانوں کے خلاف۔ برما کے بڑے بھاری تعداد میں مہاجر آئے ہیں تو برما کا فرنٹ کیوں نہیں کھول دیتے ان کے لئے۔ ضرور بیچارے مظلوم احمدیوں پر حملے کروانے ہیں جو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے، جن کو تعداد کے لحاظ سے اور طاقت کے لحاظ سے یہ توفیق ہی نہیں ہے اور ان کے لئے سرِ دست جو دور ہے وہ مظلومیت کا دور ہے۔ وہ اپنی مظلومیت سے بھی نہیں ڈرتے، وہ اپنا نہتا ہونے سے بھی نہیں ڈرتے، ان کو اس کمزوری کے باوجود خوف نہیں ہے کہ آپ آئیں اور ان کے بڑوں اور چھوٹوں اور بچوں کو قتل کریں، ان کے گھروں کو آگ لگائیں۔ پہلے بھی آپ ان سے یہ کرتے رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں کہ اس کے باوجود وہ خوف کھانے والے نہیں ہیں۔ تو تم جو سمجھتے ہو کہ واقعۃً تم جامِ شہادت نوش کرنے کی خواہش رکھتے ہو، بہترین علاج تمہارے لئے یہ ہے کہ برما کی فوج کھولو، اور بنگلہ دیش کی حکومت کو چاہئے کہ اچھی بھلی فوج ملی ہوئی ہے لاکھوں کی تعداد میں مُلّاں اور ان کے چیلے چانٹے ہیں ان کو بھجوائیں ایک دفعہ جھگڑا ختم ہو، سیاست گندگی سے پاک ہو اور امن کی زندگی بسر کریں۔ تو جاہلانہ حرکتیں نہ کریں حقیقت کو دیکھیں حال کیا ہے؟

آنحضرت ﷺ کی نبوت پر نہ کوئی ڈاکہ ڈال سکتا ہے نہ قیامت تک کوئی ایسا پیدا ہوگا جو ڈاکہ ڈال سکے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو غلامی کا دعویٰ کیا ہے اور عاشقانہ غلامی کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے تو یہ کہا ہے ''وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے''

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا

وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے (دُرِّ ثمین : صفحہ ۸۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام تو پڑھ کے دیکھیں کہ وہ کیسا عاشقِ صادق ہے۔عربی، اردو، فارسی میں جو حضرت محمد مصطفی ﷺ کی محبت میں آپ کا کلام ہے اس کی نظیر سارے عالم اسلام میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔تو ہوش کریں دیکھیں تو سہی کہ کس کے اوپر آپ کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ آپ کا دعویٰ صرف یہ ہے کہ آپ وہ مہدی ہیں جن کے آنے کی خوشخبری محمد رسول اللہؐ نے دی اور جن کے حق میں آسمان سے چاند سورج نے گواہی دی۔آپ کا دعوی یہ ہے کہ آپ وہ مسیح موعود ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں عیسائیت کے خلاف ایک عالمگیر جہاد کی بنیاد ڈالنی تھی اور مہم شروع کرنی تھی۔

جہاں تک نبوت کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی اور مسیح کا مقام غلامی نبوت کا یعنی مطیع نبوت کا ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے۔وہ حقیقی نبوت جو آزاد ہو، جو کسی دوسرے نبی کی غلام نہ ہو، وہ حقیقی نبوت جو صاحب شریعت ہو اس کا نہ کبھی حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ فرمایا نہ کبھی ایسا ادّعا کیا بلکہ ایسے شخص پر لعنت ڈالی اور فرمایا کہ اس کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تو مسیحیت اور مہدویت کا ہے اور ہم عقلاً اور نقلاً ثابت کرتے ہیں کہ مسیح موعود جو امتِ محمدیہ میں پیدا ہونا ہے اور مہدی موعود جس نے امتِ محمدیہ میں ظاہر ہونا ہے یہ آنحضرت ﷺ کے تابع نبی ہیں آزاد اور حقیقی نبی ان معنوں میں کہ گویا وہ کسی دوسرے نبی کی غلامی سے آزاد ہوں اور اپنی ذات میں فی ذاتہٖ نبوت کے کمالات حاصل کر چکے ہوں۔ایسا نبی نہ آ سکتا ہے نہ کبھی کسی نے دعویٰ کیا ہے اور امتی نبوت کے متعلق قرآن کریم گواہ کھڑا ہے۔اس آیت کو جب تک تم نوچ کر قرآن سے باہر نہ نکال دو تمہارا کوئی حق نہیں ہے کسی پہلو سے بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی قسم کا حملہ کرو اور یہ الزام لگاؤ کہ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جس کو قرآن ردّ کرتا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ﴿۷۰﴾ (النساء:۷۰)

کیسا کھلا کھلا اعلان عام ہے۔آیت خاتم النبیین برحق ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام اللہ کی قسمیں کھا کر اعلان کرتے ہیں کہ اس آیت پر بدرجہ کمال ہمیں ایمان حاصل ہے بلکہ اس کی معرفت کو جیسا ہم سمجھتے ہیں ہمارے مخالف اس کا ادنیٰ سا بھی نہیں سمجھتے لیکن اس آیت کے مضمون کی قرآن کریم کی کوئی دوسری آیت مخالف اور معاند ہو ہی نہیں سکتی۔ اس آیت کو اس آیت کی روشنی میں پڑھیں جس میں یہ اعلان ہے کہ ہر نبوت بند مگر غلامی کی نبوت، اطاعتِ محمدیہ ؐ کی نبوت وہ جاری وساری رہے گی اور صرف محمد مصطفیٰ ؐ کے غلاموں کو عطا ہو گی مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اعلان عام ہے کہ جو شخص اللہ اور اس رسول یعنی محمد مصطفیٰ ؐ کی اطاعت کرے گا فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اب بس یہی لوگ ہیں جو انعام پانے والے ہوں گے ان کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ تم نبوت کہتے ہو قرآن کہتا ہے کہ ہر انعام محمد رسول اللہ ؐ کی غلامی سے وابستہ کر دیا گیا ہے مِّنَ النَّبِيّٖنَ کون ہیں یہ انعام پانے والے؟ مِّنَ النَّبِيّٖنَ نبیوں میں سے ہوں گے وَالصِّدِّيْقِيْنَ صدیقوں میں سے ہوں گے وَالشُّهَدَآءِ شہداء میں سے ہوں گے وَالصّٰلِحِيْنَ اور صالحین میں سے ہونگے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا کیسے اچھے ساتھی مل گئے تمہیں۔ نبیوں میں سے ہو گئے، نبیوں کا ساتھ عطا ہو گیا۔ صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے ہو گئے لیکن ایک شرط ہے اطاعت محمدیؐ اور کامل اطاعت ۔ جتنا اطاعت میں درجۂ کمال کو پہنچو گے اتنا ہی بڑا درجہ نصیب ہو جائے گا۔ بس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ جو کچھ میں نے پایا ہے محمد مصطفیٰ ؐ کی غلامی اور اطاعت سے پایا ہے اور اسے تم وہ حقیقی نبوت قرار نہیں دے سکتے جس کی راہیں بند ہیں۔ یعنی وہ نبی جو ہمیشہ کے لئے اولوالامر ہوگا، قیامت تک اس کے لفظ کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہی حاکم ہے، حکمران ہے، نہ صرف اپنے زمانے کا بلکہ ہمیشہ آئندہ آنے والے زمانوں کا۔ اس پر تم نے یہ فساد برپا کر رکھا ہے، اس پر شور ڈالا ہوا ہے۔ تم کل خدا کو کیا جواب دو گے لیکن خدا کل پر ادھار نہیں رکھا کرتا۔ ایسے بدبختوں کو جو کلام الٰہی کو توڑ مروڑ کے اپنے وحشیانہ مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں، دنیا میں بھی سزائیں دی جاتی ہیں اور وہ تاریخ جس کا میں نے مختصر ذکر کیا ہے حال کی تاریخ وہ اس بات پر گواہ کھڑی ہے کہ بعد کے زمانے کی باتیں تو مرنے کے بعد دیکھی جائیں گی۔ اس دنیا میں بھی خدا انہیں بخشے گا اور سزا پر سزا دیئے چلے جائے گا۔

بنگلہ دیش کے راہنماؤں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ عقل سے کام لیں، ہوش کے ناخن لیں

اور اپنی قوم کو اس قعرِ مذلت میں نہ دھکیل دیں جس میں جاتے ہوئے تو دیکھا جاتا ہے وہاں سے نکلتے ہوئے کبھی کسی کو نہیں دیکھا گیا۔ جہاں تک سیاست کا معاملہ ہے، سیاست کو تو یہ حق ہی نہیں ہے کہ وہ مذہبی امور کے متعلق فیصلے کرے اور یہ کہے کہ فلاں کے ادعاء کے خلاف اس کا مذہب یہ ہے۔ یہ تو حد سے زیادہ جاہلانہ بات ہے کہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہونے کا حق اس ملک کی سیاست چھین لے اور یہ دھمکیاں دی جائیں کہ اگر یہ حق نہیں چھینا جائے گا تو یہاں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ بنگلہ دیش میں اگر خون کی ندیاں بہائی جائیں اور حکومت اس میں ذمہ دار ہوگی تو جو بھی خون بہے گا وہ ایک بنگالی کا خون ہوگا اور بنگال کے راہنماؤں کے اوپر اس خون کا ایک ایک قطرہ قرض ہوگا۔ جو خون ملک میں ملک کے باشندوں کا بہتا ہے ملک کے باشندوں کا حق ہوتا ہے۔ مذہب اور ملت اور رنگ کی تفریق کے بغیر ہر شہری کا حق ہے کہ اس کی حکومت اس سے انصاف اور عدل کا معاملہ کرے۔ اس کے خون کا ایک ایک قطرہ تمہاری گردن پر ہوگا۔ پس بنگال میں اگر خون بہے گا تو بنگالی کا بہہ رہا ہوگا نہ مسلمان کا نہ ہندو کا۔ مظلوم کا خون تو نہ مذہب رکھتا ہے نہ رنگ رکھتا ہے وہ مظلوم ہی کا خون ہوتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے جہاں تک سیاست کا تعلق ہے سیاست کو زیب ہی نہیں دیتا کہ وہ ایسے مذہبی امور میں دخل دے جس کے لئے سیاست بنائی نہیں گئی۔ سیاست کی دنیا ایک الگ دنیا ہے اور پھر ایسے امور میں دخل دے جہاں دخل دینے کی خدا نے کسی کو بھی اجازت نہ دی ہو۔ یہ مُلّاں دعوے کرتے ہیں کہ فلاں وجہ سے یہ غیر مسلم ہیں فلاں وجہ سے غیر مسلم ہیں۔ اپنی ان کی عمریں کٹ گئیں چودہ سو سال گواہ ایک دوسرے کو غیر مسلم اور کافر قرار دیتے ہوئے اور اتنے اتنے بھیانک الزام لگائے ہیں ایک دوسرے پر اور اتنی شدت کے ساتھ کفر کے فتوے لگائے ہیں اور اس اقرار کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ فلاں فرقہ اور اس کے تمام افراد نہ صرف غیر مسلم بلکہ جہنمی ہیں۔ پھر یہاں تک بھی لکھا ہے کہ جو شخص اس فتوے میں شک کرے گا وہ بھی غیر مسلم اور جہنمی ہے۔ یہ سارے فتوے کھلے کھلے چھپے ہوئے موجود ہیں۔ بنگلہ دیش کی جماعت کو میں نے نصیحت کی ہے کہ فوراً ان کو شائع کریں اور سارے اہلِ بنگالہ کو بتائیں کہ یہ کون مُلّاں ہے جو آج تم سے مخاطب ہو رہا ہے کل یہ کیا کیا کرتا تھا؟ جب احمدیت ابھی وجود میں ہی نہیں آئی تھی اس وقت یہ مولوی ایک دوسرے کے خلاف کیا فتوے دیا کرتے تھے۔ ان کی باتوں پر چل کر تم کیوں اپنی سیاست کو تباہ کرتے ہو۔ یہ دراصل ایک سازش ہے

جیسا کہ پاکستان کے خلاف کی گئی تھی۔ احمدیوں کا تو خدا محافظ ہے اور مظلوم ہونے کے لحاظ سے بھی اللہ کی حفاظت میں ہیں لیکن سیاستوں کا تو خدا محافظ نہیں ہے۔ پس سیاست دان غلطیاں کرتے ہیں تو اس کے تلخ نتائج ان کی زندگیوں کا حصہ بن جاتے ہیں، یہ گھونٹ ان کو بھرنے ہی پڑتے ہیں۔

پس آج پاکستان کی سیاست اُکھڑی ہوئی ہے اور دن بدن بے بس اور نہتی ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ توبہ کرو اور غلط فیصلوں کو کالعدم قرار دو۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سیاست کو تو کیا کسی مذہبی راہنما کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ حق نہیں دیا کہ کسی کو غیر مسلم قرار دے دے۔ سب سے بڑا حق اگر کسی کو نصیب ہوسکتا تھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نصیب ہوسکتا تھا۔ تمام تاریخ میں آنحضرت ﷺ کی زندگی کی تاریخ میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہے۔ میں تمام دنیا کے مولویوں کو چیلنج دے کے کہتا ہوں ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ ایک بھی تمہیں ایسا واقعہ نہیں ملے گا کہ کسی نے کہا ہو کہ میں مسلمان اور محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا ہو نہیں تم مسلمان نہیں ہو۔ درخشندہ تاریخ میں جس وقت اسلام بن رہا تھا، منصۂ شہود پر ابھر رہا تھا خدا کا جمال اور خدا کا جلال ایک زندہ محمدؐ کی شکل میں دنیا میں رونما تھا اس وقت ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا وہ شخص جو خدا سے علم پاتا تھا اور خدا کے علم سے کلام کرتا تھا جس کی دلوں پر نظر تھی اس نے بھی کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں کیا کہ کسی مسلمان ہونے کے دعوے دار کو غیر مسلم قرار دے دیا ہو۔ کیوں نہیں کیا؟ ایک تو فراست، طبعی فراست ایسی روشن تھی کہ وہ دنیا کے روشن ترین عالم کے چاند ستاروں کو بھی شرماتی تھی اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ سورج کی روشنی کی آنحضرت ﷺ کی فراست کے سامنے کوئی حیثیت نہیں کیونکہ انسانی فراست کی روشنی مادی روشنیوں کے اوپر غالب ہوتی ہے اور جونہی یہ فراست ترقی کرتی ہے اس روشنی کو دوسری روشنیوں پر غلبہ عطا ہوتا ہے۔ یہ مبالغہ آمیزی کی باتیں نہیں ہیں یہ حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہؐ کی فراست سے بڑھ کر روشن فراست نہ کبھی پہلے ہوئی نہ کبھی آئندہ ہوگی اور تمام روشن وجودوں میں سب سے زیادہ روشن وجود آپؐ کا ہے۔ اس لئے روشنی کے ساتھ اندھیروں کا کوئی جوڑ نہیں ہوا کرتا۔ ایک فیصلہ بھی آپؐ غلط نہیں کر سکتے تھے نہ کبھی کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس بارے میں واضح ہدایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا اعراب یعنی بدوی لوگ کہتے تھے ہم ایمان لے آئے ہیں قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا اے محمدؐ! ان کو بتا دے۔ یعنی خدا خبر دے رہا ہے کہ تم ایمان نہیں لائے وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

اَسْلَمْنَا پھر بھی ہم تمہیں حق دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہو۔ ایسی حالت میں بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق ہے تمہیں کہ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِي قُلُوْبِكُمْ ایمان نے تمہارے دلوں میں جھانکا تک نہیں، داخل ہی نہیں ہوا۔ لیکن تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے خدا کہتا ہے کہ ایمان نہیں لائے واضح بات ہے لیکن تمہیں مسلمان کہلانے کا حق پھر بھی رہتا ہے۔ محمد مصطفی ﷺ بھی تمہیں اسلام کی طرف منسوب ہونے کے حق سے محروم نہیں کرتے۔ یہ وہ آیت کریمہ ہے جس نے ساری بات کھول دی نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ (النور: ۳۶) کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے بھی حضرت محمد مصطفی ﷺ نے کبھی کسی کو اس کے دعوے کے خلاف مسلمان کہلانے کے حق سے محروم نہیں فرمایا۔ اس آیت کے بعد تو ناممکن ہو جاتا ہے۔

آج کے مُلّاں اگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں حق حاصل ہے تو اپنی بدبختی اور بدنصیبی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ محمد رسول اللہؐ سے بڑھ کر دعویٰ کرتے ہیں اور کوئی دنیا میں ایسا شخص نہیں ہے جو محمد مصطفی ﷺ سے بڑھ کر روحانی طاقتیں رکھنے کا یا عالمانہ طاقتیں رکھنے کا دعویٰ کرے اور خدا کے ہاں مردود نہ ٹھہرے۔ پس ان مردودوں کے پیچھے چل کر تم اپنے نصیب کیوں اُجاڑتے ہو بگاڑتے ہو۔ خدا حق نہیں دے رہا اور یہ حق لے رہے ہیں اور تمہیں بھی کہتے ہیں کہ آؤ اس چوری کے حق سے تم بھی استفادہ کرو۔ تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اس لئے جو غلطیاں پہلے ہوئی ہیں ان غلطیوں کا اعادہ نہ کرو اور توبہ کرو، جہاں تک مسلمان کہلانے کے حق کا تعلق ہے آنحضرت ﷺ نے اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ کسی کو یہ کہو کہ تمہارے دل میں نہیں ہے کیونکہ دل میں نہیں کا دعویٰ خدا کر سکتا ہے۔ محمد مصطفیٰؐ نے بھی ایمان کی نفی تب کی جب خدا نے خود بتایا کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اس کے باوجود مسلمان ہونے کا دعوے کا حق ان کو دیا اور اس حق کو سب نے استعمال کیا۔

جہاں تک یہ بات کہنے کا تعلق ہے ایک عام آدمی کے لئے کہ تمہارے دل میں نہ ایمان ہے نہ اسلام اس صورت حال پر روشنی ڈالنے کے لئے یہ عظیم واقعہ میں آپ کے سامنے رکھ کر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ احمدیوں کے سامنے تو بار بار یہ واقعہ پیش کیا جا رہا ہے مگر میں امید رکھتا ہوں کہ بنگال تک بھی یہ آواز پہنچ رہی ہوگی اور بنگال کے غیر احمدی مسلمانوں اور دیگر دانشوروں کے سامنے یہ صورت حال خوب کھول کر پیش کرنی چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کا کیا فیصلہ ہے اس کے مقابل پر مولوی

تم سے کیا مطالبے کر رہا ہے۔ اپنی راہ چُن لو تم نے محمد مصطفیٰ ؐ کے ساتھ رہنا ہے یا مُلّاں کے پیچھے چلنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک جہاد کے دوران ایک نامی پہلوان سے ایک مسلمان مجاہد کا مقابلہ ہوا اور بڑی مشکل کے ساتھ بالآخر اس نے اس پہلوان کو زیر کیا اور زیر کر کے جب وہ قتل کرنے لگا تو اس نے اعلان کیا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔مُحَمدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی نہیں کہا۔ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی یہ جو کہتے ہیں نبوت کی شرط ہے، نبوت میں فوقیت شامل ہے یہ سب اوٹ پٹانگ دلیلیں بنانے کی کوشش کرتے ہیں جو میں واقعہ بیان کر رہا ہوں اس واقعہ میں حدیث سے ثابت ہے کہ اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس مسلمان مجاہد نے پھر بھی اسے قتل کر دیا۔ واپس آ کر بڑے فخر کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے حضور یہ واقعہ پیش کیا کہ یا رسول اللہ ؐ! آج یہ واقعہ پیش ہوا ہے۔ میں جانتا تھا کہ جھوٹ بول رہا ہے جان بچانے کے لئے ایسا کر رہا ہے میں نے اسے قتل کر دیا۔ ان کی اپنی روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اتنے ناراض ہوئے کہ میں نے ساری زندگی میں کبھی آپ کو اتنا ناراض نہیں دیکھا۔ بار بار یہ کہتے تھے افلا شققت عن قلبه، افلا شققت عن قلبه ۔ (مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر: ۱۴۰) او بدنصیب تو نے دل پھاڑ کر کیوں نہیں دیکھ لیا کہ اس کے دل میں اسلام تھا کہ نہیں تھا۔ اتنا کہا کہ میں نے حسرت کی کاش اب یہ کہنا بند کر دیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے حسرت سے اس بات کی خواہش کی کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا کہ محمد رسول اللہ ؐ کی ایسی شدید ناراضگی مجھے نہ دیکھنی پڑتی اور پھر ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس روایت کو سن کر یہ فرمایا کہ تو قیامت کے دن کیا جواب دے گا جب اس شخص کا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جسے تو نے قتل کیا ہے قیامت کے دن تیرے سامنے گواہ بن کر کھڑا ہو جائے گا کہ تو نے ایک ایسے بندے کو قتل کیا ہے جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ رہا تھا اور تو نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

تو احمدی تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ورد کرتے ہیں اور وردِ جان ہے یہ کلمہ اُن کا۔ اس کلمہ کی خاطر جان و مال اور عزتوں کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ سالہا سال سے پاکستان کی گلیوں نے یہ گواہیاں دی ہیں کہ اس کلمہ کی حفاظت اور عزت کی خاطر احمدی اور کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ جیلوں میں ٹھونسے گئے مارے گئے، گلیوں میں گھسیٹے گئے، ان کی عزتیں لوٹی گئیں ان کے

اموال چھینے گئے ،ان کے گھروں کو جلایا گیا لیکن کلمہ کی حفاظت سے ایک قدم بھی یہ پیچھے نہیں ہٹے۔تو ان کے خلاف تم دعویٰ کرتے ہو کہ یہ غیر مسلم ہیں؟ تمہیں تو عقل نہیں ہے،تم تو عقل سے کلیۃً عاری ہو چکے ہو لیکن بنگلہ دیش کے سیاست دان پر مجھے توقع ہے کہ وہ بہتر دانشوری کے نمونے دکھائے گا۔ انہیں عقل اور فہم عام دوسرے پاکستانی سیاستدانوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔میرا تجربہ ہے میں بنگال میں بہت پھر چکا ہوں۔ان لوگوں میں عقل نسبتاً زیادہ ہے اور منطق کی بات کی جائے تو ضد نہیں کرتے اور سمجھ جاتے ہیں اس لئے وقت ہے کہ بڑی تیزی کے ساتھ ان کو سمجھایا جائے کہ عقل اور ہوش کے ناخن لو۔خوفناک سازش کا نہ صرف شکار ہو اور نہ قوم کو شکار ہونے دو۔تمہاری نہ دنیا رہے گی نہ تمہارا دین رہے گا۔ایک لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا مقابلہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔گلی گلی سے احمدیوں کی روحیں قیامت کے دن تمہارے خلاف شہادت دیں گی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ پڑھیں گی۔اس وقت کس منہ سے خدا کو جواب دو گے کہ ہم نے ان لوگوں پر ظلم کیا ان پر ستم کیا ان کی جانیں لیں اور ان کی عزتیں لوٹیں اور ان کو غیر مسلم قرار دے دیا۔اللہ تعالیٰ تمہیں عقل دے اور ہوش دے اور تم اس بدنصیب کہانی کو دہرانے والے نہ بنو جو پاکستان میں کچھ عرصہ پہلے دہرائی گئی تھی اس کی پاداش آج تک اسی طرح جاری وساری ہے۔وہ واقعہ تو تاریخ کا حصہ بن گیا ہے لیکن سزا ایک زندہ حقیقت کے طور پر قوم سے چمٹ بیٹھی ہے اور چھوڑنے کا نام نہیں لیتی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا۔

کیونکہ سردیوں کے چھوٹے دن آگئے ہیں اور اتنے چھوٹے ہو گئے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ ختم ہونے سے پہلے پہلے عصر کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے اس لئے حسبِ سابق جب تک یہ صورتِ حال کی مجبوری رہے گی ہم جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کیا کریں گے اور جب یہ دن اتنے لمبے ہو جائیں کہ جمعہ کا وقت اور عصر کا الگ الگ ہو جائیں تو انشاءاللہ پھر حسبِ سابق جمعہ اور عصر کی نمازیں الگ الگ پڑھی جایا کریں گی۔